© rasailojaraid.com

عید الاضحیٰ

تحریر: محمود مرزا جہلمی
چیف ایڈیٹر ہفت روزہ
"صدائے مسلم"، جہلم

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی داستانِ عزیمت میں نارِ نمرود میں کود جانا، ان کی اولوالعزمی کی ایک تابندہ مثال ہے۔ آج کچھ عناصر اچھل کود کے ذریعے رقص براخگر کی تماشہ گری کرتے ہیں اور اسے اپنے بعض مزعومات کی صداقت کا ثبوت کہتے ہیں مگر ہم ان سے صرف اتنی سی توقع کرتے ہیں کہ وہ ہماری جلائی ہوئی ایک دیا سلائی پر اتنی دیر تک اپنی چھنگلی رکھ کر دکھا دیں جتنی دیر میں وہ جل بجھے تو ہم انہیں مان جائیں گے۔ سو نارِ نمرود میں خلیل اللہؑ کا کود جانا، اس ہولناک امتحان میں سرخروئی کا ذریعہ بنا جو مالکِ ارض وسماء نے ان کے سامنے رکھا تھا۔ پروانے آتشِ سوزاں پر ہر روز ہزاروں کی تعداد میں جل بجھتے ہیں مگر انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ معشوقہ جسے شمع کہتے ہیں، آخر کار انہیں جلا دے گی جبکہ سیدنا ابراہیمؑ آگ میں جلنے ہی کو کود ے تھے یہ تو رب کائنات کا کرشمہ تھا کہ اس نے نار کو گلزار کر دیا۔ اس آگ سے کندن بن کر نکلے تو ایک اور آزمائش ابھی منتظر تھی۔ اللہ جل وعلا، عرش وفرش کے مکینوں کو ایک بار پھر اپنے خلیل کی عزیمت، ثابت قدمی اور عبودیت کی شان دکھانا چاہتا تھا لہٰذا اس سے خواب میں اپنے اس بیٹے کی قربانی طلب کر ڈالی جو انہیں پچھلی عمر میں بڑی آرزوؤں اور تمناؤں کے بعد عطا کیا تھا۔ ابراہیمؑ نے خواب کی تعبیر کی تلاش میں دو سو اونٹ ذبح کر ڈالے مگر خواب ہنوز تشنہ تعبیر تھا تو اپنے لختِ جگر سے تبادلہ خیال کیا جس نے عرض کیا "اے ابا جان! وہ کر گزریئے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے" گویا تعبیر بیٹے نے بتائی اور بیٹا بھی وہ جسے خود ہی ذبیح اللہ ہونا تھا۔ پدر و پسر نے یہ معاملہ سیدہ ہاجرہؓ سے مخفی رکھا کہ مبادا، ماں کی مامتا، رضائے الٰہیہ کی تکمیل میں حائل ہو جائے مگر شیطان نے اولین وار انہی پر کیا اور کنکریاں کھائیں۔ پھر ذبیح اللہ کو بہکایا مگر پھر پتھر کھائے۔ گویا ماں نے بھی وہ تاریخی استقلال دکھایا جو عدیم المثال تھا۔ اسماعیلؑ ذبح ہونے کیلئے کتنے تیار تھے کہ پدرِ گرامی کو آنکھوں پر پٹی باندھنے اور اپنی تلّ جبیں کی تدبیر بتائی کہ مبادا شفقتِ پدری، روئے پسر کو دیکھ کر چھری چلانے پر غالب آ جائے اور وہ منشائے الٰہیہ کی تفسیر لکھنے میں ناکام رہیں۔

یہ تین کردار سیدہ ہاجرہؓ، سیدنا اسماعیلؑ اور خلیل الرحمٰنؑ اپنے اپنے مقام پر اس خاکے میں رنگ بھر رہے تھے جو خالق ارض وسما نے اپنے بندوں کی شانِ عبودیت کو تا قیامت اپنی مخلوق کے سامنے عزیمت، قربانی اور ثابت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قدمی کے نشانِ راہ کے طور پر برقرار رکھنا تھا۔ سو محترم قارئین یہ کوئی گوشت کھانے کھلانے کا بہانہ نہ تھا۔ وہ کیا وقت ہوگا جب اسماعیلؑ کے حلقوم پر چھری رکھ دی گئی تھی۔ زمین و آسمان کی گردش رک گئی ہوگی۔ وقت کی نبض تھم گئی ہوگی عالم و عالمیان اور ملأ اعلیٰ کے مکینوں پر سکتہ طاری ہو گیا ہوگا اور ملائکہ مقربین مان گئے ہوں گے کہ خلافتِ الٰہیہ کا تاج واقعی انسان کو زیبا تھا جو بیٹے کو رضائے الٰہیہ پر ذبح کر دینے میں لگ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو باپ بیٹے کا یہ فعل اتنا پسند آیا کہ اسے ہمیشہ کیلئے امت میں سنت کے طور پر رائج کر دیا۔ مگر اب وہ کسی سے بیٹے کی قربانی نہیں مانگتا۔

لوگ ہم سے یہ مسئلہ اکثر پوچھتے ہیں کہ قربانی کا گوشت فریج میں ذخیرہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں ہے۔ اس کا پورا جواب تو کوئی فقیہِ اسلام ہی دے سکتا ہے۔ ہم نے جو کچھ پڑھا ہے اس کے مطابق یہ گوشت ایامِ تشریق کے اندر اندر کھالینا چاہیے کیونکہ ذخیرہ اندوزی اسلام میں محمود نہیں اور نہ ہی اس کے تین برابر حصے کر کے غرباء، اقارب اور اپنے لئے مقرر کرنے کا کہیں حکم آیا ہے۔ البتہ اس گوشت میں سب کا حصہ ہے اور غرباء کا بدرجہ اولیٰ ہے۔ بڑے لوگ بڑے لوگوں کو گوشت بھیجتے ہیں مگر مساکین کو ان کی قربانی سے بوٹی چھوڑ، ہڈی بھی نہیں ملتی۔ یہ طریقہ اچھا نہیں۔ قصاب کو ذبح کرائی کے طور پر چرم قربانی دینا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح مساجد کے خدام اور آئمہ کو ان کے حقِ خدمت کی ادائیگی میں چرم قربانی دینا بھی جائز نہیں۔ اگر کسی گھر میں اتنی نفری ہو کہ سارے کا سارا گوشت کھا جائے تو بے شک کھا جائے مگر ذخیرہ نہ کرے۔ ایک قربانی ان تمام افراد کو کفایت کرے گی جن کا کھانا ایک کنبے کے طور پر ایک چولہے پر پکتا ہے۔ قربانی کا جانور دوندا ہونا چاہیے۔ قصابوں کی چرب زبانی پر نہ جانا چاہیے جو پکا دوندا کہہ کر ناقص جانور تھما دیتے ہیں۔ کانڑا، لنگڑا، کان کٹا، شاخ شکستہ اور مریل نہ ہو۔ اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا، مسنون ہے نہ کر سکے تو معذور ہے۔ پسندیدہ جانور دنبہ ہے۔ بہر حال بکرا، گائے، اونٹ بھی روا ہے۔ بعض لوگ گائے کے سات حصوں میں دو دو حصے عقیقہ کے رکھ کر قربانی اور عقیقہ دونوں سے سبکدوش ہو جاتے ہیں جو درست نہیں کیونکہ لڑکے کے عقیقہ کیلئے دو جانیں حدیث میں مذکور ہیں اور لڑکی کیلئے ایک جان۔ لہذا قربانی کے جانور میں عقیقہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے قربانی اور عقیقہ دونوں جاتے رہتے ہیں۔ چرم قربانی پر مساکین کا حق ہے اور دینی درسگاہیں جہاں بے سہارا بچے پڑھتے ہیں، وہ اس کا بہترین مصرف ہیں۔

آخری عرض یہ ہے کہ قربانی کا سارا عمل تقویٰ کیلئے ہے۔ گوشت ہم خود کھا جاتے ہیں۔ خون زمین پر بہہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو صرف ہمارا تقویٰ دیکھنا ہے۔ اس لئے قربانی میں ریاء، خود غرضی اور شکم پروری کے جذبات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا دخل نہ ہو۔قربانی نمازِ عید کے بعد کرنا واجب ہے۔حدیث شریف میں ہے جس نے قربانی نماز عید سے پہلے کی، اس نے صرف گوشت کھانے کیلئے کی۔ چھری خوب تیز ہوتا کہ ذبح کا عمل سریع ہو اور جانور کسی طویل اذیت سے نہ گزرے۔ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح نہ کرنا چاہیے۔

اسلام میں عیدین یعنی دو عیدوں کا ذکر آیا ہے۔تیسری عید خود ساختہ ہے اور کتاب وسنت اس کے ذکر سے خالی ہیں۔اس لئے تیسری عید، کسی بھی نام سے منانا داخلِ بدعت ہے۔عید پر نمازِ عید واجب ہے۔جبکہ بدعی عید کے مدعی سارے دلائل کے بعد بھی بدعی عید پر نماز عید نہیں پڑھتے جو دلیل ہے اس کے بدعت ہونے پر۔آخر میں ہم اپنے قارئین سے التماس کریں گے کہ قربانی کی کھالیں جامعہ اُثریہ جہلم میں ارسال کریں جہاں بچوں کو فرقہ واریت سے بالاتر اور بدعت سے پاک تعلیم دی جاتی ہے۔

حاجی محمد یوسف (وان سوتری والے) گوجرانوالہ کا انتقال

جماعت کی معروف وہردلعزیز شخصیت نہایت مخلص رہنما حاجی محمد یوسف (وان سوتری والے) مورخہ 7 ستمبر بروز جمعۃ المبارک گوجرانوالہ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حاجی محمد یوسف (وان سوتری والے) نے جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ کی بطور خاص اور پورے ملک کی جماعت اہل حدیث کی بالعموم خدمت کی۔مرحوم، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ کے خاص رفقاء میں شامل تھے۔مرحوم بڑے دین پسند، علماء نواز، پابند صوم وصلوٰۃ، اسلامی آداب واخلاق کے مالک، تقویٰ شعار اور خداترس انسان تھے۔

حافظ محمد بلال (شمالی محلّہ) کی وفات

مورخہ 11 نومبر بروز اتوار جامع مسجد بلال اہل حدیث (شمالی محلّہ) کے بانی مانچسٹر انگلینڈ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم عرصہ دراز سے برطانیہ میں سکونت پذیر تھے اور شمالی محلّہ جہلم میں اپنے گھر کے ایک حصہ کو مسجد کیلئے وقف کر دیا بعدازاں علامہ محمد مدنیؒ کے توجہ دلانے پر جب اس کی تجدید کی گئی تو اپنے گھر کا مزید حصہ مسجد کیلئے وقف کر دیا اور دوبارہ تعمیر کے بعد مسجد پہلے سے وسیع کر دی گئی۔علامہ محمد مدنیؒ جب برطانیہ کے دورے پر جاتے تو مرحوم، علامہ مدنیؒ کی خدمت کیلئے وقف ہو جاتے اور ان کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے اور ان کے گناہوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔(آمین) جہلم میں مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل نے پڑھائی۔

© rasailojaraid.com